حرفِ اوّل

اسلام کی نشاۃِ ثانیہ کے موجودہ مرحلے میں علاّمہ اقبال علیہ الرحمۃ کے افکار و نظریات کی اہمیت اور اُن کی حتیٰ الوسع تشہیر و اشاعت کی ضرورت سے انکار نہیں کیا جا سکتا، وہ ایک جانب اسلام کی روایات اور تعلیمات کی باریکیوں سے بخوبی آگاہ تھے تو دوسری جانب عہدِ حاضر کے سائنسی اور تجربی مزاج کے رمز شناس تھے اس اعتبار سے اُنہیں دُنیائے جدید کی ضرورتوں اور تقاضوں کے مطابق اسلام کی تعبیرِ نو کا بجا طور پر ایک عظیم علمبردار قرار دیا جا سکتا ہے۔ اُنہوں نے اپنے خطبات، مکاتیب اور اشعار میں حکمتِ لازوال کے ایسے انمول خزانے پیش کئے ہیں کہ آنے والے تمام ادوار میں اُن سے اکتساب فیض کیا جا سکتا ہے۔ اُن کے افکار و تصوّرات میں ہمیں عصرِ رواں کی بے شمار فکری اُلجھنوں اور عملی دُشواریوں کا حل دکھائی دیتا ہے، وُہ بنیادی طور پر فکر کی تحریک اور نشر و ارتقا کے قائل تھے، اپنی آرا کو حرفِ آخر نہیں سمجھتے تھے۔ زندگی کے تجربات اور جدید تر مقتضیات کی روشنی میں خیالات کی نئی تشکیل کی احتیاج کے معترف تھے، اُنہیں اپنے بارے میں خوش فہمی نہیں تھی، چنانچہ اپنے شہرۂ آفاق خطبات تشکیل جدید الٰہیات کے دیباچے میں ارشاد فرماتے ہیں :-

"......there is no such thing as finality in Philosophical thinking. As knowledge advances and fresh avenues of thought are opened, other views and probably sounder views than those set forth in these lectures are possible. Our duty is carefully to watch the progress of human thought and to maintain an independent critical attitude towards it."

فکرِ اقبال کی تفہیم کا سب سے زیادہ مفید اور نتیجہ خیز انداز یہی ہے کہ نقطۂ نگاہ کی اسی کشادگی اور ناقدانہ شعور کی اسی وسعت کے ساتھ معانی کے نت نئے پہلوؤں اور اُن کی مختلف پرتوں سے آشنا ہونے کی سعیٔ پیہم روا رکھی جائے، یہی جذبہ تھا جس کے تحت ۱۹۶۵ء میں پنجاب یونیورسٹی لاہور کے زیرِ اہتمام اقبال میموریل لیکچرز کا اجرا کیا گیا اور یہ سعادت شعبۂ فلسفہ کو عطا کی گئی کہ وہ ہر سال ان لیکچرز کا انتظام کرے۔ مقامِ شکر ہے کہ تواتر کے ساتھ تقریباً ہر سال اِن لیکچرز کا انعقاد عمل میں آیا البتہ ۱۹۶۹ء سے ۱۹۷۳ء اور پھر ۱۹۷۶ء میں ملکی حالات کے دباؤ کی بنا پر بندوبست نہ کیا جا سکا۔

ہمیں اس بات کا بھی بجا طور پر فخر ہے کہ اِس سلسلے میں ہمیں اقبالیات کے نامور اور ممتاز سکالروں اور دانشوروں کا تعاون حاصل رہا۔ اِس وسیلے سے جہاں حکیم الأمت علامہ اقبالؒ کو اُن کی عظیم المرتبت خدمات پر خراجِ تحسین پیش کرنے کے مواقع میسر آئے وہاں اُن کے فکر و فلسفہ کی پہنائیوں اور وسعتوں سے ہمکنار ہونے اور اُن کے توسط سے اپنے مختلف مسائل کا حل تلاش کرنے کی سعی و جہد برقرار رہی۔ اِن لیکچرز کی مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ اہلِ علم حلقوں میں تا دیر اِن کا چرچا رہتا ہے اور بے تابی کے ساتھ نئے لیکچرز کا انتظار

کیا جاتا ہے۔ اب تک جن اصحابِ فکر و دانش سے فیضیاب ہونے کا اعزاز حاصل ہوا اُن کے اسمائے گرامی اور اُن کے لیکچرز کے موضوعات کی تفصیل حسبِ ذیل ہے:۔

۱۔ ڈاکٹر ممتاز حسن

(a) A panoramic view of the cultural, economic and political history of Indo-Pakistan Sub-continent which formed the intellectual and emotional background of Iqbal. (b) Iqbal's own contributions——

۲۔ ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی ۔۔۔ ۔۔۔ فلسفۂ اقبال کے نفسیاتی منابع

۳۔ ڈاکٹر عاشق حسین بٹالوی ۔۔ ۔۔ ۔۔ اقبال اور تحریکِ پاکستان

۴۔ ڈاکٹر رضی الدین صدیقی ۔۔ ۔۔ ۔۔ مذہب اور سائنس اقبال کی نظر میں

۵۔ پروفیسر ڈبلیو۔ سی، سمتھ ۔۔ ۔۔ ۔۔ Faith & Belief

۶۔ پروفیسر ایچ۔ ڈی۔ لوئیس ۔۔ ۔۔ ۔۔

(a) The Self and Embodied Existence.

(b) Freedom and Responsibilit

(c) The Soul and Immortality.

۷۔ ڈاکٹر این میری شمل

(a) Iqbal in the context of Indo-Muslim Reform Movement.

(b) Iqbal——The Spiritual guide as I see him.

۸۔ سید نذیر نیازی ۔۔ ۔۔ ۔۔ شعورِ نبوّت

۹۔ ڈاکٹر جسٹس جاوید اقبال ۔۔ ۔۔ ۔۔ The Evolution of Iqbal's Political Philosophy

۱۰۔ ڈاکٹر برہان احمد فاروقی ۔۔ ۔۔ ۔۔ (ا) علامہ اقبال اور مخصوص صوفیانہ واردات

(ب) علامہ اقبال اور مذہبی وقوف کی علمی صورت

۱۱۔ ڈاکٹر سید محمد عبداللہ

(ا) اقبال کی تنقیدِ مغرب اور اس کی معنویت

(ب) اسلامی فقہ کی تدوینِ نو اقبال کی نظر میں

افسوس ہے کہ متذکرہ بالا لیکچرز میں سے کچھ جو زبانی دیے گئے تھے شائع نہیں ہو سکے۔ باقی تمام جو موجود ہیں، پنجاب یونیورسٹی لاہور نے انہیں اپنی صد سالہ تقریبات کے موقعہ پر کتابی شکل میں شائع کرنے کا جو دانشمندانہ فیصلہ کیا ہے ہمیں امید ہے اُسے تمام علم دوست حلقوں میں بنظرِ تحسین دیکھا جائے گا اور یہ کتاب اقبالیات میں ایک بیش قیمت اضافہ تصوّر ہوگی۔

آخر میں ہمیں ان تمام اصحاب کا دلی شکریہ ادا کرنا ہے جنہوں نے اس عظیم کام کی تکمیل میں ہماری معاونت کی۔ بالخصوص واجب الاحترام جناب پروفیسر خیرات محمد ابنِ رسا رئیس جامعہ، ہمارے بھرپور تشکّر و امتنان کے حق دار ہیں جن کی سرپرستی ہمارے لیے سرمایہ صد افتخار رہی۔ ہم جناب جاوید اقبال بھٹی انچارج پنجاب یونیورسٹی پریس کے بھی ممنون ہیں کہ انہوں نے انتہائی کم وقت میں اس کتاب کی طباعت کا اہتمام کیا۔

(ڈاکٹر) عبدالخالق